ضمیمہ

متعلقۂ قادیانی مشن

سوال - مرزائی صاحبان اون احادیث کو مانتے ہین یا نہیں جنمیں صراحۃً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا ذکر ہے - بعض روایات میں لفظ عیسیٰ بن مریم ہے اور بعض میں صرف ابن مریم وارد ہے لیکن ابن مریم سے بھی عیسیٰ بن مریم ہی مراد لینا ہوگا کیونکہ اُن روایات کے صحت میں کوئی کلام نہیں ہے جنمیں لفظ عیسیٰ بن مریم واقع ہے - وہ روایات جنمیں صراحۃ لفظ عیسیٰ بن مریم مذکور ہے مندرجہ ذیل ہیں عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ہذہ الامۃ رواہ مسلم کذا فی المشکوۃ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اُمّت میں سے ہمیشہ ایک جماعت حق کی طرف سے لڑنے والی رہیگی قیامت تک پس نازل ہونگے عیسیٰ بن مریم تب کہیگا امیر اُس جماعت کا کہ آئیے ہمکو نماز پڑھائیے پس کہینگے عیسیٰ علیہ السلام جواب میں نہیں (میں نہیں پڑھاؤنگا) تمہارے بعض امیر ہیں بعض پر اس وجہ سے کہ اللہ نے اس امت کو عزت دی ہے -

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول

ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الله صلى الله عليه وسلم
لا تقوم الساعة حتى
ينزل الروم بالاعماق او بدابق
فيخرج اليهم جيش من
المدينة من خيار اهل
الارض يومئذ فاذا تصافوا
قالت الروم خلوا بيننا
وبين الذين سبوا منا
نقاتلهم
فيقول المسلمون
لا والله لا نخلى بينكم
وبين اخواننا
فيقاتلونهم
فينهزم ثلث لا يتوب
الله عليهم ابدا ويقتل
ثلثهم افضل الشهداء
عند الله و
يفتتح الثلث لا يفتنون
ابدا فيفتتحون قسطنطينية

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت نہیں قایم ہوگی یہانتک
کہ روم اعماق میں یا دابق میں
اتر نیگے پس انکی طرف مدینہ سے
ایک لشکر اتریگا جو کہ اسوقت بہتر لوگوں
میں سے ہوگا پس جسوقت وہ صفیں
باندہینگے تو روم والے کہینگے کہ ہمکو
چھوڑ دو تاکہ ہم ان لوگوں سے لڑیں
جو کہ ہم میں سے بعضونکو قید کر لائے
ہیں تو مسلمان جواب میں کہینگے
کہ قسم اللہ کی ہم ہرگز راستہ نچھوڑینگے
اپنے بہائیوں سے لڑنے کے لیے
اس بات پر لڑائی شروع ہوجاویگی
ایک تہائی تو بہاگ جاوینگے اللہ
کبہی انکو معاف نکریگا اور ایک تہائی
مارے جاوینگے جو کہ اللہ کے نزدیک
اعلی درجہ کے شہید ہونگے اور ایک
تہائی فتح کرینگے وہ کبہی فتنہ اور
بلا میں نہ پڑینگے پس وہ قسطنطینہ

فبیناهم یقتسمون الغنائم
قد علقوا سیوفهم
بالزیتون اذ
صاح فیهم الشیطان
ان المسیح قد خلفکم
فی اهلیکم فیخرجون وذلك
باطل فاذا جاؤا الشام خرج
فبیناهم یعدون
للقتال یسوون
الصفوف اذا اقیمت
الصلوٰة فینزل عیسی
بن مریم فامّهم فاذا راٰه عدو
الله ذاب کما یذوب الملح
فی الماء فلوترکه
لانذاب حتی یهلك و
لکن یقتله الله بیدهٖ
فیریهم دمه
فی حربته
رواه مسلم کذا فی المشکوٰة ص۴۶۵

فتح کرنے کے بعد ایک وقت میں
دو زیتون سے تلواریں لٹکا کر غنیمت
کا مال تقسیم کرتے ہونگے کہ ناگہاں
شیطان شور وغل مچاویگا کہ تمہارے
گھروں میں دجال آگیا حالانکہ یہ بات
بالکل غلط ہوگی پس یہ سنکر وہ لوگ
نکلینگے پس جب ملک شام میں آجاوینگے
تو دجال نکلیگا پھر ایک وقت میں
لڑائی کی تیاری میں صفیں سیدہی
کرتے ہونگے کہ ناگہاں نماز قایم
کیجاویگی پس عیسیٰؑ اترینگے اور امامت
کراوینگے جب اللہ کا دشمن (دجال)
انکو دیکھیگا تو نمک کی طرح گلنا شروع
ہوجاویگا اگر اسیطرح چھوڑ دیں تو
گلکر ہلاک ہوجاوے لیکن اللہ
پاک انکے ہاتھ سے اوسکو قتل
کریگا پس مسلمانوں کو دجال کا خون
عیسیٰ اپنے نیزہ میں دکھلادینگے
(صحیح مسلم مشکوٰۃ ص۴۶۵)

عن حذيفة بن اسيد الغفاري
قال اطلع النبي صلى الله عليه وسلم
علينا ونحن نتذاكر
فقال ما تذكرون
قالوا نذكر الساعة
قال انها لن تقوم
حتى تروا قبلها عشر
ايات فذكر الدخان
والدجال والدابة وطلوع
الشمس من مغربها ونزول
عيسى بن مريم الحديث رواه مسلم كذا
وفي حديث طويل عن النواس
بن سمعان مرفوعا بعد ذكر الدجال
اذ بعث الله المسيح بن مريم
فينزل عند المنارة البيضاء
شرقي دمشق
بين مهرودتين
واضعا كفيه على
اجنحة ملكين

اور حذیفہ بن اسید سے روایت ہے
کہ پیغمبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے
اس حال میں کہ ہم آپس میں قیامت کا
تذکرہ کر رہے تھے آپ نے فرمایا کیا باتیں
کرتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ ہم قیامت
کا ذکر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا وہ ہرگز
قائم نہوگی جبتک کہ اس سے پہلے
دس نشانیاں نہ دیکھ لوگے۔ دخان
دجال دابہ طلوع آفتاب از مغرب
نزول عیسی بن مریم (آخر تک)
روایت کیا اسکو مسلم نے۔ اور
ایک طویل حدیث میں ہے فرمایا
حضرت نے بعد ذکر دجال کے کہ
ناگہاں بھیجیگا اللہ مسیح بن مریم کو
پس اترینگے وہ سفید منارہ کے پاس
جو کہ دمشق کی شرقی جانب میں ہے
پہنے ہوئے ہونگے دو زرد کپڑے
اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے
ہونگے دو فرشتوں کے بازوؤں پر

اذا طأطأ راسه
قطر واذا رفعه
تحدر منه مثل جمان كاللؤلؤ
فلا يحل لكافر يجد من ريح
نفسه الا مات
ونفسه ينتهي حيث
ينتهي طرفه
فيطلبه حتى يدركه
بباب لُد
فيقتله
ثم ياتي عيسى قوم
قد عصمهم الله منه
فيمسح عن
وجوههم
ويحدثهم
بدرجاتهم في الجنة
فبينما هو كذلك اذ
اوحى الله الى عيسى
اني قد اخرجت عبادا لي

جب اپنا سر جھکا دینگے تو پسینا
ٹپکیگا اور جب سر اوٹھا دینگے تو
قطرے مثل موتیوں کے اوترینگے
پس کوئی کافر موت سے نہیں بچ سکیگا
اگر وہ اونکی سانس کی ہوا پائیگا
اور اونکا سانس وہاں تک پہونچیگا
جہانتک کہ اونکی نگاہ پہونچیگی پھر
طلب کرینگے عیسی علیہ السلام دجال
کو یہانتک کہ پالینگے اوسکو لُد کے
دروازہ کے پاس پس قتل کرینگے
اوسکو پھر ایک قوم آویگی عیسیٰؑ کے
پاس جنکو اللہ نے دجال سے
بچالیا ہوگا پس پونچھینگے عیسی
علیہ السلام اونکے چہرونکو (بوجہ
گرد و غبار در محنت کے) اور اونکو
جنت کے درجوں کی بشارت سناوینگے
وہ اسی حال میں ہونگے کہ ناگہاں
وحی کریگا اللہ تعالیٰ طرف عیسیٰ
کے کہ میں نے اپنے ایسے بندے

لا یدان لاحد بقتالهم فحرز عبادی الی الطور الحدیث ۔

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج و یولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ ثم یموت الحدیث ۔ رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج الدجال فیمکث اربعین لا ادری اربعین یوما او شهرا او عاما فیبعث اللہ عیسی بن مریم الحدیث رواہ مسلم کذا فی المشکوۃ صفحہ

وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصابتان من امتی احرزہما اللہ من النار

نکالے ہیں ان سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں پس طور کی طرف لیجا کر میرے بندوں کی نگہبانی و محافظت کرو (آخر حدیث تک)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل ہونگے عیسی بن مریم زمین کی طرف پس وہ نکاح کرینگے اور ان کے اولاد بھی پیدا ہوگی اور ۴۵ برس رہکر انتقال کرجاوینگے۔ روایت کیا اسکو ابن جوزی نے۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیگا دجال پس ٹھیریگا چالیس (روز) (راوی کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ چالیس دن مراد ہیں یا مہینے یا برس) پھر بھیجیگا اللہ عیسی بن مریم کو (صحیح مسلم مشکوۃ صفحہ ۴۷۳)

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جماعتیں میری امت میں سے بچاوے انکو اللہ آگ سے ایک

[illegible]

ویهبط نبی اللہ عیسی واصحابہ فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ علیہم النغف فی رقابہم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ثم یہبط نبی اللہ عیسی و اصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الا ملأہ زهمهم ونتنهم فیرغب

عصابة تغزوا الهند وعصابة
تكون مع عيسى بن مريم
رواه النسائي

وعن ابن مسعود عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال لقيت ليلة اسری بی
ابراهيم وموسى وعيسى
قال فتذاكروا امر الساعة
فردوا امرهم الى
ابراهيم فقال
لا علم لي بها فردوا الامر الى
عيسى فقال
اما وجبتها فلا يعلمها احد
الا الله عز وجل وفيما
عهد الى ربي عز وجل
ان الدجال
خارج ومعي
قضيبين فاذا
رآني ذاب كما يذوب
الرصاص الحديث رواه احمد

جماعت تو لڑیگی ہند سے اور ایک
جماعت ہوگی ساتھ عیسیٰ بن مریم
کے ۔ روایت کیا اسکو نسائی نے

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مینے ملاقات کی شب معراج میں
ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام سے
پس مذاکرہ کیا انہوں نے قیامت کے
بارہ میں پس اس معاملہ کے تذکرہ
کو ابراہیم کے ذمہ کیا انہوں نے
لاعلمی ظاہر کی پھر انہوں نے
عیسیٰ کے ذمہ کیا انہوں نے
فرمایا کہ اوس کا واقع ہونا تو اللہ کے
سوا کسیکو معلوم نہیں ۔ اور جو باتیں
اللہ عز وجل نے مجھسے فرمائی
ہیں ان میں سے یہ بھی ہے کہ
دجال نکلنے والا ہے اور میری
ہمراہ دو چھڑیاں ہونگی ۔ جب
دجال مجھکو دیکھیگا تو سیسے کی
طرح پگھلجاویگا ۔ روایت کیا اسکو

کذا فی الرحمۃ المہداۃ ص۲۰۰

وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت لیلۃ اسری بی موسی رجلا آدم طوالا جعدا کانہ من رجال شنوءۃ ورایت عیسی رجلا مربوع الخلق الی الحمرۃ والبیاض سبط الراس ورایت مالکا خازن النار والدجال فی آیات اراھن اللہ ایاہ فلا تکن فی مریۃ من لقائہ

اسکو امام احمد نے اس حدیث سے نہایت صاف نزول عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دجال کے زمانہ میں معلوم ہوتا ہے۔

اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے شب معراج میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ ایک مرد گندم گوں دراز قد گھونگریال والے (یا سخت جسم والے) گویا کہ وہ شنوءہ کے مردوں میں سے تھے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا اس حال میں کہ وہ متوسط پیدائش کے تھے رنگ اون کا مائل بسرخی وسفیدی تھا اور مالک جہنم کے داروغہ کو اور دجال کو دیکھا ان نشانیوں کے ضمن میں جو کہ اللہ پاک نے آپکو دکھلائیں۔ پس نہو تم (اے محمد) شک میں ملاقات اسکی سے (یعنی موسیٰ کی ملاقات سے)

متفق علیہ، کذا فی المشکوٰۃ

(اللہ پاک کے کلام کیطرف اشارہ ہے جو کہ اللہ پاک نے سورہ سجدہ میں آپکو مخاطب فرمایا ہے) روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے۔

یہ پچھلی حدیث اگرچہ نزول عیسیٰؑ کی بابت نہیں ہے لیکن اسمیں حضرت عیسیٰ کے بعد دجال کا ذکر آنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دجال کے ساتھ جو جا بجا نزول ابن مریم کا احادیث میں ذکر وارد ہے اس سے حضرت عیسیٰؑ بن مریم ہی مراد ہیں اور اس سے یہ بھی خوب ثابت ہو گیا کہ دجال سے پادری وغیرہ مراد لینا بالکل غلط اور باطل ہے کیونکہ حدیث مذکور سے دجال کا ایک خاص شخص ہونا ثابت ہوتا ہے نہ کہ عام پادری وغیرہ۔ آمدم برسر مطلب۔

اگر مرزائی صاحبان ان احادیث کو مانتے ہیں تو مطلب بالکل صاف ہے کہ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مراد ہونگے مرزا صاحب قادیانی ہرگز نہیں ہو سکتے اسلیئے کہ "عیسیٰ" علم ہے اور علم میں استعارہ جائز نہیں جیسا کہ کتب معانی مطول وغیرہ میں مذکور ہے پس علم اوسی کیلیے مستعمل ہوگا جسکا کہ وہ علم ہے غیر کے لئے ہرگز مستعمل نہیں ہو سکتا۔

پس اس سے صاف طور پر مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا باطل ہو گیا۔

اور اگر مرزائی صاحبان ان احادیث کو مخالف قرآن سمجھکر نہیں مانتے سو اس بارہ میں اگرچہ دلائل قرآنیہ بکثرت موجود ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے اور اسکے متعلق مستقل رسائل بھی شائع ہوچکے ہیں جن کا جواب قادیانی مشن سے نہ ہوسکا لیکن اسوقت ہم ان دلائل کو ذکر کرکے اپنی تحریر زیادہ طول دینا نہیں چاہتے اور بحث کو مختصر کرنیکے لئے ہم تھوڑی دیر کیلئے قادیانی مشن کی خاطر فرضاً تسلیم کرلیتے ہیں کہ وہ احادیث جنمیں نزول ابن مریم کا ذکر ہے قابل حجت نہیں۔ عیسیٰ فوت ہوچکے ہیں لیکن اب بہ تقدیر عدم صحت احادیث مذکورہ قادیانی مشن کو مرزا صاحب کی مسیحیت و نبوت صرف قرآن کریم سے ثابت کرنی ہوگی اور بوجہ غیر قابل حجت قرار دینے کے احادیث مذکورہ کو ہرگز ہرگز پیش نہ کرنا ہوگا اور صرف قرآن کریم سے بغیر اسکے کہ احادیث کیطرف رجوع کیا جائے با طل کسی طریق سے بھی مرزا صاحب کی نبوت ثابت نہیں کرسکتے۔ فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکفرین۔

یہ ضمیمہ اگرچہ بظاہر رسالہ متعلقہ اہل قرآن سے اجنبی معلوم ہوتا ہے لیکن وقتین مناسبتیں معلوم ہوتی ہیں جنکیوجہ سے دونوں کو ایک جلد میں جمع کیا گیا۔ ایک یہ کہ دونوں فرقوں میں جدت ہے۔ دوم یہ کہ دونوں پنجاب سے نکلے ہیں۔ سوم یہ کہ اس ضمیمہ میں ایک پہلو انکار حدیث کا بھی ہے جسکا تعلق رسالہ کے مضمون سے بخوبی پایا جاتا ہے۔ فقط۔

الحمد للہ کہ رسالہ در بارہ اہل قرآن اور ضمیمہ متعلقہ جماعت قادیانیہ خیر و خوبی سے تمام ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس سے برادران اسلام کو نفع و فائدہ بخشے اور میرے لئے باعث اجر و ثواب بنائے۔ آمین

و یرحم اللہ عبداً قال آمینا

حررہ الراجی رحمۃ ربہ ذی المنن ابو محمد عبد الستار حسن وقاہ اللہ من الشرور والفتن